قُل جآءَ الحقُّ وزَهَقَ الباطلُ



للّٰہ الحمد کہ تالیف منیف جامع کمالات مجمع صفات زبدة المحققین
قدوة العارفین جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب
ہاشمی قصوری عم فیضہ

جواب اشتہار کفریت درود شریف
الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ

جسکو خاکسار شیخ رحیم بخش گوجرانوالیہ نے حسبتاً للہ محض ہمدردی اسلامی کیوجہ سے
واسطے متنبہ کرنے رسمی ملاؤں اور اسمی مولویوں اور من گھڑت فتوی بازوں کے
خصوصاً اور جملہ برادران اہل اسلام کے عموماً چھپوا کر بلا قیمت مفت تقسیم کیا

مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور؟

ہمیگی پریس گوجرانوالہ طبع شد

اول ۔ تعداد جلد ۱۰۰۰

باسمہ سبحانہ

برادران دین و اسلام پر مخفی نرہے کہ چند ماہ سے جو ایک اشتہار مولوی احمد علی برادرزادہ مولوی غلام رسول صاحب
قلعہ والہ اور مولوی عبدالعزیز خلف مولوی صاحب مرحوم قلعہ والہ کیطرف سے بدیں مضمون شائع ہوا کہ درود الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ بہ لحاظ معانی ظاہر کے پڑھنا کفر ہے اور بدون لحاظ معانی الفاظ ظاہر کے پڑھنا بدعت سیئہ ہے اسکو
دیکھکر اکثر مسلمانونکو سخت رنج ہوا کہ یہ درود مسلمانوں میں پڑھنا مدتہا سے چلا آتا ہے کبھی کسی عالم دیندار نے اسکو
منع نہیں کیا اور خصوصاً مولوی صاحب مرحوم قلعہ والہ کی مسجد میں پڑھا جاتا تھا انہوں نے بھی کبھی منع نہیں فرمایا تھا یہ کیسا نیا
فتویٰ جاری ہوا جس نے ہزارہا مسلمانونکو کافر و بدعتی بنادیا۔ اسپر راقم کے خیال میں آیا کہ مولینا مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری
کو جو خاندانی عالم اور ہمارے زمانہ میں ایک مشہور و معروف دیندار فاضل ہیں اور انکی تحقیقات کی حرمین شریفین سے بھی تصدیق
ہوتی رہتی ہے اور مفتیان حرمین شریفین انکو بہت ادب و تعظیم سے یاد فرماتے ہیں جیسا کہ رسالہ رد مرزا قادیانی پایا جاتا ہے
گوجرانوالہ میں اس دینی کام کی تحقیق کیواسطے تکلیف دینا بہت ضروری ہے چنانچہ راقم نے بہمراہی شیخ فضل الٰہی
و شیخ عبد اللہ کے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر لکھا جسپر مولانا صاحب ۵ ماہ جمادی الآخری ۱۳۱۳ ھ کو وارد گوجرانوالہ
ہوئے انکی خدمت میں وہ اشتہار مطبوعہ فخر الدین پریس لاہور پیش کیا اسکو دیکھکر مولانا صاحب نے فرمایا کہ اسمیں قرآن مجید کی
آیتوں میں تحریف معنوی کر کے فتویٰ کفر و بدعت کا دیا ہے فقیر نے اٹھائیس ۲۸ سال سے اسکا رد رسالہ تحفہ دستگیریہ میں
لکھا ہوا ہے۔ اگر اشتہار دینے والے مولوی صاحبان فقیر کے روبرو ہوں تو آپ لوگونکو یقین کرادیا جاوے کہ انکی غلط فہمی
یا تعصب ہے۔ اسلئے راقم نے ایک رقعہ بخدمت مولوی احمد علی صاحب موضع کوٹ بھوانیداس میں اور دوسرا رقعہ بخدمت
مولوی عبدالقادر و مولوی عبدالعزیز صاحبان کے موضع قلعہ میہان سنگھ میں بدست آدمی اجرہ دار بدیں مضمون بھیجا
کہ اتفاق حسنہ سے مولانا صاحب قصوری والے اسجگہ تشریف رکھتے ہیں اگر آپ تینوں صاحب یہاں تشریف لے آدیں تو آپکے اشتہار

کی نسبت تحقیق ہو جاوے چونکہ ہم لوگونکو آپکا ادب اور تعظیم بہ سبب قرابت حضرت مولویصاحب مرحوم کی ہے
اور ہمکو اُنپر بہت سا اعتقاد ہے اور انکے اس شعر سے مرادل جو رکیتا در و تے غم * ترحم یا نبی اللہ ترحم *
سے ہمکو یقین ہے کہ وہ اس لفظ کو درست اور روا جانتے تھے سو اگر آپکی تحقیق حق نکلے تو ہم لوگ بھی تسلیم کرلینگے
دوسرے دن ہمدست اجورہ دار کے مولوی عبدالعزیز و عبدالقادر صاحبان کیطرف سے جواب آیا کہ ہم جاہل اور اَن پڑھ
نہیں ہمکو کتاب اللہ اور کتاب رسول اللہ سے خوب تحقیق ہے ہم اُنکی تحقیق کے محتاج نہیں ہم مُرغوں کی طرح نہیں کہ
جہاں کوئی بلاوے لوگوں کو جنگ دکھاویں اگر مولویصاحب کو تحقیق کرنا اس مسئلہ میں منظور ہے تو یہاں تشریف لے آویں
کیا پانچ کوس تک آنا اُنکے واسطے مشکل ہے مباحثہ سے کیا حاصل ہے ہر ایک مولوی اپنی کی ہوئی بات کی
حمایت کرتا ہے خواہ اسمیں جھوٹا ہو اور ہمارے والد مرحوم نے صبا سے ندا کی ہے جو ابتدا میں فرماتے ہیں
صبا روضے رسول اللہ دے جائیں * میرا پیغام رورو کے سنائیں * الخ اور مولوی احمد علی کا جواب یہ
آیا کہ صاحب من آپکے خط کا جواب مولویصاحب عبدالعزیز نے مناسب دیدیا ہے میری طرف سے وہی کافی ہے راقم احمد علی
از کوٹ بھوانیداس ۲۵ نومبر اس جواب سے ہم لوگونکی تسلی ہوگئی تھی جو خوب تہذیب سے دیا اور اپنے والد کو ہوا سے
باتیں کرنیوالا بنایا ہے مگر مولانا صاحب قصوری نے بہت ہی تاکید سے فرمایا کہ فقیر ضرور اُنکی خدمتمیں جائیگا تاکہ اہل اسلام
کے دل سے خلل بالکل رفع ہو جائے اسپر راقم نے شیخ محمد الدین صاحب سے مشورہ کیا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ
حضرت مولانا صاحب کے ساتھ ہم لوگوں کا جانا بہت ضروری ہے چنانچہ یہ مشورہ ہو کر بصلاح اُنکی راقم نے
دوسرا رقعہ مولوی عبدالعزیز و عبدالقادر صاحبان کو لکھا کہ کل بروز چار شنبہ ہم لوگ مولانا صاحب کے ہمراہ
موضع بھوانیداس کے کوٹ میں مولوی احمد علی صاحب کے پاس جاوینگے کہ اس اشتہار میں اول اُنکا نام اور آگے
مباحثہ بھی اُس جگھ ہوا ہے آپ دو نو صاحب بھی براہ مہربانی وہاں آجائیں تاکہ آپکے اشتہار کی صحت ہو جاوے فقط

پھر بروز چار شنبہ ہم چھ[۶] شخص شیخ محمد دین[۱] شیخ حسن محمد[۲] شیخ فضل الٰہی[۳] میاں جیون عطار[۴] راقم شیخ رحیم بخش[۵]
سکنائے گوجرانوالہ مولوی[۶] غلام حسین صاحب ساکن موضع گوندلانوالہ تحصیل گوجرانوالہ حضرت مولانا صاحب کے
ہمراہ دو یکہ میں سوار ہو کر کوٹ بھوانیداس کو روانہ ہوئے جب موضع مذکور میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ مولوی
احمد علی صاحب رقعہ کا جواب لکھتے ہی کسی طرف کو چلے گئے ہیں اور پتہ بھی نہیں کہ کہاں گئے ہیں مولوی غلام قادر
مدرس نے جو اس مباحثہ میں فریق ثانی تھا سبکو اپنے مکان پر اُتارا اور بہت خاطر سے پیش آیا اُس نے بیان کیا کہ
ہمنے تو اوّل ہی لکھدیا تھا کہ احمد علی ہرگز مقابلہ نہ کرسکیگا مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ حضرت مولانا صاحب کا ہمارے
گانوں میں آنا ہماری عزت و فخر ہے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تب مولانا صاحب نے قرآن مجید سورۃ حم احقاف سے
دکھلایا کہ آیت ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب الآیۃ کے مابعد آیت واذا حشر الناس
کانوا لہم اعداء و کانوا بعبادتہم کافرین سے صاف ثابت ہے کہ دعا سے عبادت مراد ہے اشتہار میں
جو کہ دعا ہی سے پکارنا مراد رکھکر یا رسول اللہ کے لفظ کو کفر و بدعت لکھا ہے اور نیز انواع محمدی سے سبکو دکھلایا
کہ ان لوگوں کے بڑے معتبر مفسر نے جسکی تفسیر محمدی سے اشتہار میں ہندی اشعار سند لکھے ہیں اُنکے نزدیک گنتی
[illegible] وغیرہ کے گوبر لول پاک ہیں بعد اسکے مدرس مشار الیہ نے ذکر کیا کہ احمد علی نے محض مجھسے حسد و عداوت
[illegible] اس مدعو کو کفر و بدعت لکھا ہے آخر مولانا صاحب ظہر کی نماز کے بعد وہاں سے قلعہ میہاں سنگھ کو طیار ہوئے
[illegible] مولوی عبدالعزیز و عبدالقادر صاحبان بھی جو باوصف اطلاع کے یہاں نہیں آئے ہم اب اُنکے گانو میں
[illegible] مدرس صاحب مذکور اور کئی دوسرے سکنائے گانو نے التجا کی کہ آپ ایکرات یہاں رہیں ہم سب نے جواب
[illegible] اگر مولوی احمد علی یہاں ہوتے یا مولویصاحبان قلعہ والے ہی یہاں آئے ہوتے تو ہمارا رہنا مناسب
[illegible] ہم سب لوگ جو اپنے نہایت ضروری کار بار چھوڑ کر آئے ہیں بلا مطلب کیا رہیں اب رات قلعہ میں

رہیں گے تب یکہ والونکو علاوہ تین ۳ روپیہ چار آنہ کرایہ سابقہ کے ڈیڈہ روپیہ اور دیکر کے قلعہ کو
روانہ ہوئے رستہ بالکل خراب تھا بعد مغرب کے موضع ان میں پہونچے جہاں سے قلعہ ایک میل کا فاصلہ تھا
شیخ محمد دین صاحب نے کہا کہ اِسجگہہ کے باشندے شیخ شاہ محمد وغیرہ کے ہاتھ جو قلعہ میں مولویصاحبوں کو خط بھیجا تھا
اُن سے دریافت کرلیں کہ مولویصاحبوں کو وہ خط پہونچایا اور وہ کیوں آئے یکوں کو راستہ پر کھڑا کر کے تینوں
شیخصاحب شیخ غلام محمد وغیرہ کے گھر میں گئے بعد کچھہ دیر کے رستہ پر آکر حضرت مولانا صاحب کو سنایا کہ دیہ فلو صاحب
رقعہ ہمارا مولوی عبد العزیز و عبد القادر صاحبان کے پاس لے گئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا گاؤں میں نہ آویں اگر
آئیں گے تو خون تک نوبت پہونچ جائیگی اور نہ ہم کوٹ جاتے ہیں اگر موضع ان میں رہیں اور تحریری
مباحثہ کریں تو منظور ہے اس جواب کے سننے سے مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب یہاں اُترنا مناسب ہے اور
ایک رقعہ اُنکی خدمتمیں لکھنا چاہیئے تب شیخ محمد دین اور حسن محمد نے دونوں صاحبونکو رقعہ لکھا کہ حسب تحریر
آپکی ہم مولانا صاحب کو ہمراہ لیکر کوٹ میں گئے تھے بہ سبب موجود نہ ہونے مولوی احمد علی کے اب آپکی طرف
آتے تھے رستہ کے پیغام سے ہم موضع ان میں ٹھہر گئے ہیں اگر آپ اسجگہہ تشریف لے آویں تو کمال عنایت
ہوگی ورنہ ارشاد ہو تو ہم حاضر ہو جائیں یہ رقعہ دو آدمیوں کے ہاتھ قلعہ میں بھیجا عشاء کے بعد جواب آیا
کہ ہم ہرگز موضع ان میں نہیں آتے اور اگر موجب عادت قدیمی کے مولویصاحب نے واویلا کرکے الزام
دینا ہو تو وہ اسجگہہ بھی نہ آویں اور زبانی دریافت ہوا کہ راقم پر مولویصاحبان بہت ناراض ہیں بسبب
تحریر رقعوں کے کہ اُس نے چھیڑ چھاڑ کی ہے اور ہمکو سخت سُست کہتا ہے اسپر راقم کا خیال بھی تھا
قلعہ میں نہ جائیں تب مولانا صاحب نے فرمایا کہ فساد اور دنگہ دونوں طرف کے غصہ سے ہوتا ہے فقیر کو لوگ
اگر دشنام بھی دینگے یا کچھہ زیادتی کرینگے تو میں ہر طرح سے تحمل کرونگا اب اِسقدر نزدیک آکر

پاس نہ جانا افسوس رہیگا انکے پاس چلنا ہی مناسب ہے تب شیخ محمد دین اور حسن محمد صاحبان نے
جو مولویصاحبان قلعہ والہ کے قدیم سے معتقد اور معقول خدمت کرنیوالے تھے اس بات کو پسند کرکے بتوکّل
الٰہی قلعہ کو روانہ ہوئے اور مولویصاحب کی مسجد میں جا اُترے بعد تھوڑی دیر کے دونو مولویصاحبان مسجد میں
آئے بعد ملاقات کے شیخ محمد دین و حسن محمد اور فضل الٰہی کو علیحدہ حجرہ میں بنام حقہ نوشی کے لیگئے وہاں
بیٹھکر مولوی عبد القادر نے ذکر کیا کہ اِس اشتہار پر ہمارے چچازاد برادر مولوی احمد علی نے ہمارا نام
درج کرلیا ہے اب ہمکو وہ بات ناحق پڑ گئی ہے ہم اس مباحثہ وغیرہ کے بانی نہیں ہیں اسکے جواب میں
شیخ محمد دین نے کہا کہ اگر اس فتویٰ کُفر وغیرہ سے آپکی براءت ہے تو ہمارا عین مقصود ہے اور اگر آیت
ومن اضل ممن یدعوا کا کچھہ ثبوت دینا ہو تو مولانا صاحب آپکے پاس آگئے ہیں اسپر جواب دیا کہ
مولویصاحب تہذیب اور نیک نیتی سے مناظرہ کریں تب شیخ محمد دین نے مولانا صاحب سے یہ ذکر کیا اور
دونو مولویصاحبان بھی مولانا صاحب کے پاس مسجد میں آگئے تب مولانا صاحب نے دونوں سے مخاطب ہوکر ذکر
کیا کہ فقیر کی آپسے تو سابقہ ملاقات بھی نہیں میری عادت واویلا کرنے یا الزام دینے کی آپکو کب سے
معلوم ہوئی تھی جسپر ایسی روکھی باتیں لکھہ رہے ہیں کہ مُرغی لگا جنگ نہیں دیکھلاتے اور خون تک نوبت
پہونچ جاویگی تب مولوی عبد القادر نے جواب دیا کہ مباحثہ سیالکوٹ و لاہور کا حال ہمنے سُنا تھا مولانا
صاحب نے جواب دیا کہ فقیر تو اُن دونوں میں شامل نہیں تھا پھر کہا کہ مباحثہ فرید کوٹ میں نور احمد کا
مقابلہ کس نے کیا تھا تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ مباحثہ فرید کوٹ میں بھی فقیر شامل نہ تھا بعد مباحثہ
کے فقیر نے جب کتاب مباحثہ تالیف کرکے چھپوائی تھی تو اُسپر میاں نور احمد نے غلطیات نکال کر
ریاست میں مناظرہ کیا تھا علاوہ غلطیات کے غرضہ ہونے مقدمہ گاؤکشی مقام کھیم کرن کا الزام

فقیر پر لگایا تھا جنمیں ایک والی ریاست اہل ہنود کے یہاں سخت اتہام دیکر ناحق دشمنی کرانے میں
کوشش کی تھی تو جب فقیر کی غلطیات سے حسب فیصلہ اسکے منصفونکے بریت ہوگئی تو مقدمہ الزام گاؤکشی
میں بھی نامبردہ جھوٹھا ہوا تو ریاست سے وہ قید اور جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا اب غور کرو کہ اپنی جان اور عزت کے
بچانیکے واسطے جو کام کیا جاوے تو اسمیں کیا الزام ہے بعد اسکے ایک شخص نابینا جو مولوی صاحبوں کا قرابتی
تھا وہ ایک رسالہ بغل میں لیکر مولانا صاحب کے پاس آبیٹھا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے الفیہ نحو کا سبق پڑہتا
ہوں مجھے پڑہا دیں تو مولانا صاحب نے تبسم کرکے جوابدیا کہ فقیر تو آپکے پاس آیت قرآن کے معنے کی تحقیق
کیواسطے آیا ہے سبق پڑہانے نہیں آیا ہے اسپر دونو مولویصاحبوں نے کہا کہ یہ حافظ ہمارا قرابتی ہے ہمسے
پڑہتا ہے آج آپ اسکو سبق پڑہا دیں اور دوسرے لوگ بھی انکے گاؤں کے جو بہت سے جمع تھے وہ بھی بولے کہ کیا
مضایقہ ہے تب مولانا صاحب نے پھر مکرر کہا کہ یہ کیا دستور ہے جس بات کیواسطے ہم لوگ آئے ہیں اس سے علاوہ
دوسری بات کیوں شروع کرتے ہو۔ آپکی غرض یہ ہے کہ یہ طالبعلم اور ہم دونوں مولوی کہدینگے کہ غلط
تقریر کرتے ہیں انکو علم نہیں کیا بحث کیواسطے آئے ہیں اور یہہ دیہاتی لوگ کیا جانتے ہیں اگر ایسا
منظور ہے تو کسی عالم کو منصف بٹھا کر پڑہنا پڑہانا بھی دیکھ لینا پھر مولوی صاحبان اسپر اصرار کرنے لگے
تب شیخ محمد دین نے کہا کہ یہ کیا تہذیب ہے جو آپ اسپر اصرار کر رہے ہیں مولانا صاحب کے مکان پر بھی
کئی طالب علم پڑھتے ہونگے یہ موقع اب امتحان کا کیا ہے آخر مولویصاحبان نے پھر دوات قلم اور کاغذ
منگوایا اور مولوی عبد العزیز نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ اس ورود کا ثبوت دیں یہ لکھا ہوا مولانا صاحب
نے فرمایا کہ فقیر نے اٹھائیس ۲۸ برس سے رسالہ تحفہ دستگیر یہ اسکے ثبوت میں شایع کیا ہوا ہے اسمیں سب کچھ
درج ہے اب کیا ثبوت لکھنا ہے ہم تو آپکی خدمتمیں آیت کے معنی کی تحقیق کیواسطے آئے ہیں اب آپ

براہ مہربانی ایک دو معتبر تفسیروں سے اسکی صحت کرادو تب مولویصاحبان اسپر متوجہ نہ ہوئے اور یہی کہتے گئے کہ
اسکا ثبوت دو مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے رقعہ میں دیکھو ہم کو کس بات کیواسطے آپنے طلب کیا ہے جب مکرر کہنے
سے مولویصاحبوں نے کسی تفسیر سے اپنے معنی بیان کئے ہوئے کا ثبوت ندیا تب مولانا صاحب نے مکرر کہا کہ افسوس ہے
آپ آیتوں کے معنے غلط تحریر کرکے فتویٰ دیتے ہیں اور جب کوئی پوچھے تو دفع الوقتی کرتے ہیں کمال
افسوس ہے اس تحقیق کیواسطے اپنے گھر میں بلانا اور پھر کچھہ ثبوت نہ دینا۔ اتنے میں ایک شخص
انکے گاؤں کا جسنے ریش منڈائی اور موچھیں بڑہائی ہوئیں تھیں وہ شیخ حسن محمد سے سخت تکرار کرکے دنگہ
پر مستعد ہوا تب مولانا صاحب نے شیخ محمد دین سے کہا کہ اب آپنے انکی تہذیب دیکھ لی ہے اب اسجگہہ بیٹھنے سے
کیا حاصل ہے تب شیخ فضل الہی نے ان سے کہا کہ آپ کسی کو ہمارے ساتھ بھیجو ہم مولویصاحب مرحوم
کی قبر پر فاتحہ کہہ کر جاوینگے مولانا صاحب نے بھی فرمایا بہتر ہے تب مولوی عبد القادر صاحب نے کہا
کہ ہمنے روٹی کی طیاری کرائی ہے سوائے کھانا کھانیکے جانے نہ دینگے مولانا صاحب نے جواب دیا کہ آپنے
خوب کھانا کھلایا ہم سیر ہوگئے پھر ہم سب کے سب مولویصاحب کی قبر پر جو کچھہ فاصلہ پر گاؤں سے دور تھی
فاتحہ کہکر راستہ گوجرانوالہ کو سیدہے ہوئے اور ہمکو دیکھکر یکے والے بھی یکے سڑک پر لے آئے تب
دونو مولویصاحب اور بہت آدمی انکے گاؤں کے یکوں پر آکر بہت سی منت اور سماجت سے کہنے لگے کہ
اگر آپ کھانا نہ کھایا تو ہماری سخت اہانت اور سبکی ہوگی خدا کیواسطے کھانا کھائے بغیر نہ جاؤ بلکہ دو
آدمی سفید ریش نے مولانا صاحب کو ہاتھ باندھ کے التجا کی اور کہا کہ خدا کیواسطے کھانا کھا کر
جاؤ اور دونو مولویصاحبوں نے شیخ محمد دین اور شیخ حسن محمد کو گھیر لیا کہ ہماری عزت کیطرف خیال کرو اور
مولانا صاحب نے شیخ محمد دین کو کہا کہ آپ رہجاؤ کھانا کھا کر آنا فقیر ایک یکہ میں جاتا ہے

تب انہوں نے کہا کہ یہ کب ممکن ہے کہ آپ تشریف لیجائیں اور ہم یہاں پر کھانا کھائیں ہم آپکے ساتھ آئے ہیں اور آپکی رضامندی منظور ہے آخر بہت اصرار سے ناچار کرکے مسجد کو واپس لیگئے اور کھانا کھلایا پھر دونو مولویصاحبان معہ بہت سے لوگوں کے بہت تعظیم سے تکیوں تک رخصت کرنے آئے تب مولوی عبد القادر صاحب نے بہت عذر سے مولانا صاحب سے کہا کہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا آپنے ہمکو معاف کرنا اور یہ بھی بار بار کہا کہ اس اشتہار میں ہم ناحق ملوث ہوکر مطعون ہوگئے ہیں اس اثناء میں مرزا قادیانی کا ذکر

درمیان آیا تب مولانا صاحب نے ایک رسالہ اپنی تالیف جسکا نام رجم الشیاطین برد اغلوطات البراہین ہے مولویصاحبوں کو دیا جو عربی کی عبارت معہ ترجمہ اردو کے منطبع اور حضرات علماء کبار حرمین محترمین کی تصدیق و تصحیح سے مزین ہے کہ اسی مولانا صاحب کے علم و فضل و تحقیق کا حال بھی انپر منکشف ہو جائیگا پھر رخصت ہونیکے بعد راقم نے مولانا صاحب سے دریافت کیا کہ آپنے چاول تناول فرمائے اور مرغی کے گوشت سے روٹی نہ کھائی تھی اسپر آپنے جواب دیا کہ جو لوگ مسلمانوں کو کافر کہیں ہیں انکا ذبیحہ نہیں کھاتا اور دعوت اسلئے قبول کی تھی تا کہ انکے اس معاملہ سے انکا اشتہار منسوخ ہو جائے کیا معنے کہ انہوں نے اخیر اس اشتہار کے جو درج کیا ہے کہ جو کوئی اسکے دعوے سے توبہ نہ کرے تو اس سے ہم سلام ہونا اور اسکی دعوت کرنا اور اس سے اقتدا کرنا اور اسکا جنازہ ناروا ہے فقیر جو اس دعوی کو جائز بنانے اور اس سے مقابلہ کرنیکو انکے گھر میں آیا اور بار بار کہا کہ اس اشتہار میں سخت غلطیاں ہیں پھر جو انہوں نے ہماری دعوت کی تو وہ انکا فتوی اور اشتہار بھی منسوخ ہو گیا۔ پھر گوجرانوالہ میں پہونچکر مولانا صاحب نے انکے اشتہار کی تردید بھی قرآن و حدیث سے لکھدی جو ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

العبد شیخ محمد دین ساکن گوجرانوالہ

العبد شیخ رحیم بخش حجت فروش ساکن گوجرانوالہ بقلم خود

العبد شیخ حسن محمد — العبد شیخ فضل الہی — العبد میاں جیون بخش — العبد فقیر غلام حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً اشتہار مورخہ ۱۲ر جولائی ۹۵ء مطبوعہ فخر الدین پریس میں جو مولوی غلام رسول صاحب مرحوم قلعہ والہ کے برادرزادہ اور فرزند نے اپنے نام سے مشتہر کیا ہے اسمیں انطرف مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی بابت کفر ہونے درود الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے یہ عبارت لکھی ہے۔ شرک بہت طرح کا ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ کسی مخلوق کو خواہ نبی ہوں خواہ ولی پکارنا یہہ سمجھکر کہ وہ دور و نزدیک برابر سنتے ہیں خدا تعالی فرماتا ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ انبیا و اولیا صالحین کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا فلاں اور سمجھتے ہیں کہ ہمنے شرک نہیں کیا کیونکہ کوئی حاجت نہیں مانگی یہ غلط ہے اگرچہ مانگنے کی حیثیت سے ثابت ہو گیا کیونکہ انکو ایسا سمجھا کہ دور و نزدیک سے برابر سن لیتے ہیں یہی تو اسطرح سے پکارا حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے جن لوگوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ انکی پکار سے بالکل غافل ہیں۔ انتہی۔ فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ آیت وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا الآیۃ میں پکارنا مراد رکھنا بالکل غلط ہے تفسیر جلالین و معالم التنزیل و مدارک و نیشاپوری و خازن وغیرہا سب میں یدعوا کے معنے یعبد کے لکھے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ کسی مخلوق کی عبادت کرنیوالا بہت گمراہ ہے اور خود قرآن مجید اس غلطی پر شاہد ہے کہ اس آیت کے آگے ہی فرمایا ہے وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ۔ یعنے قیامت کو بت اپنی پرستش کرنیوالوں کے دشمن ہو جائینگے اور انکی عبادت کا انکار کرینگے پس قرآن مجید سے ہی صاف ثابت ہو گیا کہ یدعوا اور دعائہم سے مراد عبادت ہی ہے اور نیز تفسیر اتقان فی علوم القرآن میں درج ہے کہ لفظ دعا کا قرآن میں چھ معنے سے وارد ہے عبادت کے معنے مثل وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ الآیۃ یعنے خدا کے سوا اسکی عبادت مت کر جو نہ نقصان کر سکے اور نہ نفع دے سکے جب یقیناً متحقق ہوا کہ اس آیت سے عبادت من دون اللہ مراد ہے نہ پکارنا تو اس دلیل سے درود الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے پڑھنے والوں کو کافر بنانا

قرآن محفوظ میں تحریف معنوی کرنا اور ناحق مسلمانوں کو کافر کہنا ہے نعوذ باللہ منہا کہ پھر اس فتوی کی یہ عبارت
اس اشتہار میں درج ہے اور بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ
اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ الآیتہ تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے عموماً اور حضرتؐ کو عالی مرتبہ سے خصوصاً علم غیب
کی نفی فرمائی الی قولہ۔ ان آیات سے خوب واضح ہوا کہ نبی علم غیب نہیں جانتے ہیں بلکہ حضرات فقہا حنفیہ
نے تصریح فرمادی ہے اسکے کفر کی جو اعتقاد رکھے کہ نبی غیب جانتے ہیں فتاوی قاضیخان میں ہے وبعضہم
جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول یعلم الغیب فہو کفر یکفر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ان دونوں آیتوں میں جو
نفی علم غیب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کی ہے یہ مفتی صاحب کی تغلیط ہے کیا معنے کہ مراد
یہ ہے کہ آپ اپنے آپ غیب نہیں جانتے تفسیر حسینی وغیرہ میں وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ کے نیچے لکھا ہے
واگر بودمی من کہ بے تعلیم حق دانستمی غیب را اور ایسا کیوں نہ ہو جب قرآن مجید و صحیح حدیثوں سے آنکا
بتعلیم الٰہی غیب پر مطلع ہونا ثابت ہے سورۂ آل عمران چوتھے سپارہ کے تیسرے پاؤ کے دوسرے رکوع میں ہے
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ الآیۃ اور سورۂ نسا پانچویں سپارہ کے
تیسرے پاؤ کے اخیر میں ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ اور سورۂ جن
انتیسویں سپارہ کے تیسرے پاؤ میں ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الآیۃ
اب سب تفسیروں میں دیکھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع غیب کا مسئلہ متفقہ ہے اسجگہ حضرت
مولانا ختم المفسرین شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی تفسیر فتح العزیز سے کچھ تھوڑا سا لکھدیتا ہوں اس غرض سے
کہ یہ مفتی نذیر حسین صاحب کے دادا استاد ہیں اور جمیع علما اس فرقہ کے انہیں سے فیضیاب ہیں وہو ہذا۔
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنے وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بنور نبوت
بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابیکہ بدان
از ترقی محجوب ماندہ است کدام ست پس او میشناسد گناہان شما را ودرجات ایمان شما را واعمال نیک وبد
شما را واخلاص ونفاق شما را ولہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول وواجب العمل است

وآنچہ او از فضائل ومناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائبان از زمان
خود مثل اویس ومہدی ومقتول دجال یا از معائب ومثالب حاضران وغائبان میفرماید اعتقاد
بران واجب ست وازنیست کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند
کہ فلانی امروز چنین میکند وفلانی چنان تا روز قیامت ادائی شہادت تواند کرد انتہی بکلماتہ الطیبہ
علامہ خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ فی
مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لا خفاء بہ تا قول وہ
وقد روی ابن المبارک عن سعید ابن المسیب لیس من یوم الا ویعرض علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیۃ فیعرفہم بسیمہم واعمالہم
فلذلک یشہد علیہم .... انتہی اور یہ حدیث
کرمانی شرح بخاری میں بھی ہے ہر چند آیات قرآنی سے اسسے بڑھکر امداد مل سکتی تھی مگر اسیقدر پر
اکتفا کرکے احادیث سے بھی برکت حاصل کیجاتی ہے صحیح بخاری کے باب بدء الخلق میں ہے عن عمرؓ
قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل
اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ میں دیکھو اور اسکے حاشیہ پر کرمانی
اور خیر جاری کے حوالے سے لکھا ہے الغرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبدء ومعاد ومعاش سب کی
خبر دی ہے طیبی نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ آپنے تمام مخلوقات کے حال سے خبر دی ہے
انتہی مترجماً شیخ عبد الحق ترجمہ مشکوۃ میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں یعنے احوال مبدء ومعاد
از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی اور صحیح بخاری ومسلم وغیرہما میں ہے عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ
قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیہا شیئا الی قیام الساعۃ الا ذکرہ علمہ من علمہ و
جہلہ من جہلہ الحدیث اور اسکے حاشیہ پر شرح عینی سے لکھا ہے کہ تمام موجودات کے سب کام مقدرہ آپنے
بیان کردیئے انتہی مترجماً صفحہ ۹۷۷ میں دیکھو اور صحیح مسلم کے کتاب الفتن اور اشراط ساعۃ میں
انہیں حذیفۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ قیامت تک

ہوتا تھا مجھکو خبر دی اھ مترجما علامہ خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ کے باب اخبار الغیوب میں لکھتے ہیں اخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذا پھر بعد ازان صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی حدیثیں نقل کرکے اخیر میں لکھا ہے بیشک اللہ تعالی انے آپکو اس سے بھی زائد پر مطلع کیا ہے اور اولین اور آخرین کے علوم آپ پر اکتفا کئے ہیں اھ مترجما اور علامۃ محمد زرقانی شرح مواہب میں حدیث طبرانی کے نیچے لکھتے ہیں قد رفع ای اظہر و کشف لی الدنیا بحیث احطت بما فیہا الخ اور صحیح مسلم وغیرہ میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث خطبہ فجر سے ظہر تک اور ظہر سے عصر تک اور عصر سے شام تک میں کہا ہے فاخبرنا بما کان و بما ھو کائن فاعلمنا احفظنا اور مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ میں حدیث ہے جسمیں ذکر ہے آپکے خواب میں دیدار الہی اور ببرکت کف کے پستانوں میں ٹھنڈک ہونیکا جسپر آپنے فرمایا کہ مجھپر ہر چیز روشن ہوگئی اور مینے پہچان لیا اور دوسری روایت میں فعلمت ما فی السموات والارض جسکا ترجمہ محدث دہلوی لکھتے ہیں پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین بود عبارت ست از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آن اھ انہیں دلائل کے رو سے کتب دینیہ مثل شفاء قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب و شروح صحیحین میں لکھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان و ما یکون کا عطا ہوا ہے رہا مسئلہ نکاح کا شہادت خدا و رسول سے جسکو بحوالہ فتاوے قاضیخان درج کیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ خود عبارت فتاوے قاضیخان کی جو فتوی میں منقول ہے اس میں بعض علما کا لفظ ہے مفتی صاحب دہلوی کا اسکو بلفظ حضرات فقہا حنفیہ یعنے جمع سے تعبیر کرنا حق پر پردہ ڈالنا ہے بعض کے لفظ سے بخوبی پایا جاتا کہ اکثر علما اسکے برخلاف ہیں اور کیوں نہوں جب یہ تکفیر قرآن کی شہادت کے برخلاف ہے جیسا کہ در مختار کے حاشیہ طحطاوی اور رد المحتار اور فتاوے تاتارخانیہ اور فتاوے حجۃ اور ملتقط اور مجموعہ خانی اور معدن شرح کنز اور خزانہ ان آٹھ معتبر فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ روایت

تکفیر کے خلاف درایت و غیر صحیح ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال امت پیش کیا جاتا ہے اور آپ بہ تعلیم الہی بعض غیب جانتے ہیں بدلیل آیت عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ تفسیر الامام ہوا اور رد المحتار میں اخیر یہ بھی لکھا ہے کہ کتب عقائد میں اولیا پر بھی غیب کا منکشف ہونا درج ہے اور تحقیق اسکی ہمارے رسالہ سل الحسام الہندی لنصرۃ سیدنا خالد النقشبندی میں بخوبی ہے اھ اور ان جمیع کتابوں کی عبارتیں تحفہ دستگیریہ میں منقول ہیں جو بجواب اثنا عشریہ وہابیہ کے اٹھائیس برس سے شایع ہو چکا ہے اور نیز یہ سارا بحث بعد مناظرہ ریاست بہاولپور کے ۱۳۰۷ میں رسالہ تقدیس الوکیل عن اہانۃ الرشید والخلیل میں درج ہو کر حضرات علمای حرمین کی تصدیق سے مصدق ہو چکا ہے اور یہ رسالہ انشاء اللہ العزیز عنقریب شایع ہوگا۔ واضح رہے کہ جب اس فتوی میں بطور وہابیہ کہ حنفیوں کو الزام دیا ہے تو ہم بھی اگر کتب معتبر حنفیہ سے اسجگہہ یا رسول اللہ کے جواز و استحباب میں کچھ لکھدیں تو مقتضاء مقام کے مناسب ہوگا وھو ہذا کتاب کنز العباد و صلوۃ بخشی و کتاب السعادہ و جامع الرموز شرح مختصر وقایہ و رد المحتار علی الدر المختار و فتاوے صوفیہ میں تصریح ہے کہ جب موذن پہلی مرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو سننے والیکو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے اور جب دوسری مرتبہ کہے تو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے اب غور کرو کہ بحکم کتب معتبرہ الا درود کے ساتھ اور بغیر درود کے بھی اذان کے وقت یا رسول اللہ کہنا مستحب ثابت ہو تو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو کفر کہنے والا اور اسکے پڑھنے والے صدہا مسلمانوں کو کافر بنانیوالا کیونکر مسلمان رہا اللہ تعالی ضدیت اور نفسانیت سے بچائے اور جمیع اہل اسلام کو سیدھا رستہ چلائے آمین یا رب العلمین باقی رہا جو اس اشتہار میں مفتی دہلوی صاحب نے اس درود کو بدعت بنانیکے واسطے لکھا ہے کہ یہی بدعت ہے بدعت اس کام اور اعتقاد اور قول کو کہتے ہیں کہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً و فعلاً و تقریراً ثابت نہو اور قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں بھی انکا پایا گیا ہو اور نہ اسکا اصل مثل ان طریقوں سے پایا گیا ہو بلکہ اسکے بعد لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کیا اور اسکے کرنیمیں ثواب جانا اسی کو حضرت نے فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار اور مسئول عنہ پر یہ تعریف

صادق آتی ہے پس ثابت ہوا کہ درود مذکور کے معانی کو لحاظ کرکے کہنا جائز نہیں الی قولہ بدعت وضلالت
ہے ہاں بے اختیار زبان سے نکل جائے تو مواخذہ نہیں واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد نذیر حسین ۔
سید محمد عبد السلام ۔ سید محمد ابو الحسن ۔ ساکنان دہلی ۔ عبد العزیز ۔ زین العابدین ساکن کوٹ بھوندیس
حال وارد لاہور الجواب صحیح الجواب محمد اسمعیل مدرس مدرسہ رحیمیہ لاہور ۔ رحیم بخش امام مسجد چینیاں ۔ فقیر
کان اللہ لہ کہتا ہے کہ اوپر کی تحریر اور اسمیں بھی کئی مرتبہ درود کو اختصار کرکے بصورت صلعم لکھا ہے اسکی قباحت
فقیر نے کتاب مباحثہ ریاست فریدکوٹ اور دوسرے رسایل میں لکھی ہے پناہ بخدا یہ ان لوگوں کی اتباع سنت
کی دلیل ہے اب سنئے جواب بدعت بنانے درود مبحوث عنہ کا جمیع اہل اسلام کو یقین ہے کہ بحکم آیت
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ الخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود وسلام پڑھنا مامور بہ ہے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ ایک ایک درود اور سلام سے حق تعالیٰ کی
جناب سے دس دس رحمتیں اور سلام آتے ہیں اور دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس دس گناہ معاف
ہوتے ہیں اور دس دس درجے بلند کئے جاتے ہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کی سند
حدیث جامع[1] ترمذی اور سنن[2] نسائی و ابن[3] ماجہ و مستدرک[4] حاکم کی ہے جسمیں بروایت عثمان ابن حنیف
درج ہے کہ ایک نابینا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا و روشنی چشم کی التجا کی تب آپ
نے اسے اچھی طرح وضو کرنیکو فرمایا اور نسائی میں ہے کہ دو رکعت نفل کا بھی ارشاد کیا پھر اس دعا
پڑھنے کا حکم دیا ۔ اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ
یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی مولانا
اسکی شرح میں لکھتے ہیں یا محمد التفات الیہ وتضرع لدیہ لیتوجہ وجہہ الی اللہ ویغنیہ
للضرورۃ عما سواہ والتوسل الی غیر مولاہ قائلا انی اتوجہ بک ای بذریعتک
الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی بصیغۃ المجہول ای الحاجۃ فقولہ
للبیان کما صرح بہ الطیبی وفی نسخۃ بصیغۃ الفاعل ای لتقضی الحاجۃ لی
لتکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی اھ مواہب لدنیہ

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو بیہقی نے صحیح کیا ہے اور اسمیں اتنا زیادہ کیا ہے کہ
جب اس نابینا نے بموجب ارشاد آپکے تعمیل کی تو اٹھا اور بینا ہوگیا اھ معنے اس دعا کے یہ ہیں
بار خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
وسیلہ سے جو رحمت کا نبی ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے وسیلہ سے اپنے پروردگار کیطرف متوجہ
ہوتا ہوں اس اپنی حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری کیجاوے بار خدایا انکی شفاعت میرے حق میں
قبول فرما امام جزری نے جو اجلہ محدثین اور اکابر علماء ربانیین سے ہیں اس حدیث کے حکم کو اپنی کتاب
حصن حصین میں جو آٹھویں صدی کی تالیف ہے عام طور پر بیان فرمایا ہے کہ جسکو کوئی ضرورت ہو وہ اپنی
حاجت کیواسطے یہ عمل کرے اور دعا پڑھے اھ علامہ ابن حجر اپنی کتاب جوہر منظم میں طبرانی اور بیہقی سے
نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت کیے بعد بھی سلف صالحہ اپنی حاجتوں میں یہ دعا
پڑھتے رہے ہیں اھ اور شفا کی شرح میں ہے کہ ابن حنیف راوی اس حدیث کا اور اسکی اولاد لوگوں کو یہ دعا
سکھاتے تھے اور بہت سی روایات ہیں کہ جس نے یہ دعا پڑھی فوراً اسکی حاجت پوری ہوئی اھ تواریخ
حبیب اللہ میں ہے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ہے اور یہ طریقہ نماز حاجت
کا بتلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور انکے خاندان کے عمل میں تھا لوگوں کو سکھلاتے تھے اور حاجتیں انکی
پوری ہوتی تھیں انتہی بلفظہ اور شرح شفا فی حقوق المصطفی میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا
پاؤں سست اور بے حس ہوگیا تھا تو انکو کسی نے کہا کہ اپنی بہت محبوب کو یاد کرو تب آپ نے اونچی آواز سے
کہا یا محمداہ مولانا قاری اسکی شرح میں لکھتے ہیں گویا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ضمن استعانت
اپنی محبت کے اظہار کو قصد کیا اھ اور شرح خفاجی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بھی ایسا واقعہ پیش آیا تھا اسکو امام نووی نے اپنی کتاب اذکار میں ذکر کیا ہے اور دوسرے صحابہ سے بھی ایسی
روایات آئی ہیں اھ کتاب مستطاب دلایل الخیرات جو نویں صدی کی تالیف ہے اور اسکے یمن و برکت نے
عالم کو فیضیاب کیا ہے اسمیں کئی درود صیغہ ندا پر مشتمل ہیں ایک وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو حزب شنبہ
میں ہے اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تکرم بہا مثواہ وتشرف بہا عقباہ وتبلغ بہا

یوم القیامۃ مناہ ورضاہ ہذہ الصلوٰۃ تعظیما لحقک یا محمد ثلثا شیخ الدلائل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
یا محمد کہے۔ دوسرے مرتبہ یا حبیب اللہ تیسرے مرتبہ یا رسول اللہ پڑہے اور شنبہ کی منزل میں ہے
اللّٰہم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم اللّٰہم انی اسئلک واتوجہ الیک بحبیبک المصطفیٰ
عندک یا حبیبنا یا محمد انا نتوسل بک الیٰ ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاہر ثلثا
یعنے یا نعم الرسول کو تین مرتبہ پڑہے دلایل الخیرات مطبوعہ کلکتہ کے اخیر اور نیز مطبوعہ لاہور کے بعد اسکے
مولف حضرت سیدنا ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ کے حال میں درج ہے کہ ستتر برس
بعد دفن کے انکی لاش مبارک کو شہر انوخال سے نکال کر مراکش کے قبرستان میں دوبارہ دفن کیا تھا تو جیسے
قبر میں مدفون ہوئی تھی ویسے ہی نکلی تھی بدن وکفن برابر چہرہ سرخ وسفید خلائق نے ہجوم کیا امتحاناً
چہرہ انگلی سے دبایا خون ہٹ گیا پھر انگلی اٹھانیسے خون ابھر آیا کثرت درود سے مشک نافہ کیطرح
قبر منور عنبر فشان شاگردونکی ہدایت سے عالم نور عرفان اھ اور درود مستغاث جو صدہا سال سے ورد خواص وعوام
اہل اسلام ہے اور جسکی برکت سے کئی اہل ایقان مشرف بزیارت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہوئے ہیں
اسمیں باربار یہ درود موجود ہے کتاب ارشاد العاشقین میں اسکے فواید درج ہیں رسالہ اثنا عشریہ
میں مولوی غلام علی امرتسری نے لکھا تھا درود مستغاث باین جہت کہ ورود دست مرخوانندش ہیچ ورنہمی نماید
وامید اجرست الالفاظ اعتنا کہ ازمیان برداشتہ شود اھ جاء غور ہے کہ پہلے انکے علماء جو اس درود
کے ورد کئے اور موجب ثواب کے ہونیکے قائل تھے اور اب یہ لوگ اس درود کے کفر اور بدعت ہونیکو بڑے
شد ومد سے ثابت کر رہے ہیں حالانکہ ناظرین تحریر بالا کو یقین ہو گیا ہے کہ بحکم قرآن وحدیث یہ درود ورد ادب ہے
اسکو شرک وبدعت کہنا سراسر نفسانیت ہے رہا حکم استغاثہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخ محدث
دہلوی شرح اور ترجمہ مشکوٰۃ اور تکمیل الایمان اور مدارج النبوۃ میں کئی جگہہ تصریح کرتے ہیں کہ انبیا
علیہم السلام سے استمداد کے مسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور علامہ قسطلانی کی مواہب لدینہ میں ہے کہ استغاثہ
اور توسل اور تشفع اور توجہ اور تجوہ سب ایک ہی ہیں اور یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حال میں واقع
ہوئے ہیں آپکی پیدایش سے پہلے بھی اور بعد بھی آپکی حیات دنیا میں اور عالم برزخ میں اور قیامت میں

مدت حیات کے دلائل سے وہ حدیث نسائی وترمذی وابن ماجہ کافی ہے جسمیں نابینا کے بینا ہونیکا
ذکر ہے اور عالم برزخ کے استغاثہ کے واقعات بیشمار ہیں کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام
میں تھوڑا سا اسکا ذکر ہے اور مجھکو بھی ایک مرض ہوئی تھی جسنے مکہ معظمہ میں آپ سے استعانت کی تھی
تو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کے ہاتھ میں کاغذ ہے اور اسمیں لکھا ہے کہ یہ دوا ہے
احمد بن قسطلانی کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے پھر جب میں بیدار ہوا تو بخدا مجھے
کوئی بھی مرض نہ تھی آپکی برکت سے شفا ہو گئی ایسا ہی کئی واقعات میں استعانت اور اعانت ہوئی ہے
یہ ترجمہ ہے عبارت مواہب لدینہ کا اور حدیث مسند بزار ومصنف ابن ابی شیبہ وکتاب عمل الیوم واللیلہ
ابن سنی ومعجم کبیر طبرانی سے حصن حصین میں یا عباد اللہ اعینونی کا لفظ تین مرتبہ واقع ہے جس سے اولیا
سے بھی استعانت کا جواز حاصل ہوتا ہے اور اس حدیث کو معتبر محدثین نے حسن اور مجرب کہا ہے باقی رہا یہ
جو اس حدیث کے کسی راوی پر نواب قطب الدین مرحوم کی شرح اردو حصن حصین مطبوعہ بار دوم میں کچھ اعتراض
لکھا گیا اور صاحب اثنا عشریہ نے وہ اعتراض پیش کیا تھا تو اسکا جواب فقیر نے تحفہ دستگیریہ میں لکھدیا
تھا کہ وہ راوی دوسری روایت کا ہے حصن حصین والی حدیث کی روایت میں وہ راوی نہیں ہے چنانچہ وہ
رسالہ ۱۲۸۵ھ سے شایع ہے جب فقیر ۱۳۰۰ھ میں مکہ معظمہ میں تھا تو ایکروز حضرت مولانا الحاج الحافظ شیخ
مولوی محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکہ معظمہ نے ذکر فرمایا کہ حطیم بیت اللہ العظیم میں نواب قطب الدین صاحب نے
مظفر جلیل شرح اردو حصن حصین مطبوعہ بار دوم سے یہ مقام جرح حدیث یا عباد اللہ اعینونی کا نکالکر
میرے ہاتھ میں دیا میں نے دیکھکر پھر انکو واپس کیا اور خاموش رہا تب انہوں نے خود کہا کہ آپنے یہ مقام
جرح کا دیکھا ہے اور آپکو پسند ہے میں نے کہا صرف تعصب ہے کیونکر پسند ہو تب نواب صاحب نے جواب دیا کہ یہ
تمام طویل عبارت جرح کی بغیر میری مرضی اور اذن کے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے الحاق
کرادی ہے اور میں اسکو پسند نہیں کرتا میں نے موافق شرح مولانا قاری وغیرہ کے اس حدیث
کو حسن مجرب لکھا تھا چنانچہ پہلے مرتبہ کی مطبوعہ میں موجود ہے اھ فقیر نے یہ تقریر سنکر کہا
انا للہ وانا الیہ راجعون اور اسی روز سے یہ تقریر حضرت شاہ ولی اللہ محدث کی اربعین لکھے

جو فقیر نے مکہ معظمہ میں رسالہ استدعاہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے نقل کی تھی لکھدی تھی فقط محدثین
معتبرین نے اپنی کتابوں میں بہت واقعات نداء استغاثہ کے بحضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ وغیرہم
سے درج کئے ہیں جس سے شمہ اوپر منقول ہوا ہی اور تھوڑا سا یہ ہی ہرچند مواہب و مدارج وغیرہا میں
بھی ہے مگر بمناسبت عبارت اردو کی تواریخ حبیب اللہ سے منقول ہوتا ہی فصل غزوہ مکہ میں لکھتے ہیں
بلکہ خزاعہ کے راجز یعنے شعر کہنے والے نے اسوقت رات میں آپکو پکارا اور آپسے مدد چاہی آپکو
خدا تعالیٰ نے اسکی آواز پہونچائی آپنے اسکا جواب دیا لبیک لبیک اور اسوقت آپ زنانہ میں تھے
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جنکے حجرہ میں آپ تھے لبیک آپکا سنکے پوچھا کہ کسکے جواب میں آپ فرماتے ہیں
آپنے فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھے پکارتا ہی اور مجھسے فریاد کرتا ہی کہ قریش نے بنو بکر کی مدد کی اھ رسالہ
صولۃ القادریہ میں استیعاب سے نقل کرکے لکھا ہی کہ نابعہ جعدی صحابیہ نے ایام حکومت ابو موسیٰ اشعری
بصرہ میں تکلیف کیجا لتمیں یہ شعر پڑھا تھا ؎ فیا قبر النبی وصاحبیہ ✽ الا یا غوثنا لو تسمعونا ✽ حضرت
محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی کا یہ قصیدہ مشہور ہی جسمیں اول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب
میں استغاثہ کیا ہی ؎ یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ✽ مالعجزی سواک مستندی - کن رحیماً لذلتی
واشفع ✽ یا شفیع الوری الی الصمد ✽ ای حبیب خدا رسول کریم ✽ دست من گیر یا رؤف رحیم ✽
جز جناب تو نیست تکیۂ من ✽ عجز من بیشتر نیاز عمیم ✽ رحم فرما و ہم شفاعت کن ✽ ای شفیع
ہمہ بسوئی کریم ✽ پھر آخر میں فرماتے ہیں ؎ استغیثوا العاجز مضطر ✽ شمروذیلکم الی المدد ✽
یعنی ای اہل بیت شاہ رسل ✽ دی محبان ذات باتکریم ✽ طلب فریاد و استغاثہ کند ✽ عاجز و
مضطر بحال لقیم ✽ زود فریادرس شوید بحق ✽ بمدد ہم رسید رسم قدیم ✽ اور قصیدہ بردہ
جو مقبول قصاید اکابر اہلسنت سے ہے اسمیں بھی بتکرار بسیار نداء استغاثی موجود ہے ؎
یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ✽ سواک عند حلول الحادث العمم ✽ ولن یضیق رسول اللہ جاہک بی
اذا الکریم تجلی باسم منتقم ✽ فان من جودک الدنیا وضرتہا ✽ ومن علومک علم اللوح والقلم ✽
تفسیر فتح العزیز کے دیباجہ میں درج ہے ؎ یا صاحب الجمال ویا سید البشر ✽

من وجہک المنیر لقد نور القمر ✽ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ✽ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
الحاصل اب غور کرو کہ جب کوئی مسلمان الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے اور اعتقاد کرے کہ
بذریعہ عرض - احوال امت یا بہ تبلیغ ملائکہ جو درود کے پہونچانے پر علیحدہ مقرر ہیں یا بتعلیم الٰہی بنور
نبوت اس درود پر آپ مطلع ہوتے ہیں تو اب وہ کونسا دیندار عالم ہے جو اسکو کافر و بدعتی کہے
حاشا و کلا بلکہ حضرات علما پر عموماً اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب قلعہ والوں کے خانوادہ پر
خصوصاً لازم ہے کہ ضدیت اور عناد کو ترک فرماکر اہل اسلام کو ملائمت سے سمجھا دینا خدمت دین
متین جانکر جہاں تک ممکن ہو تکفیر و تفسیق سے زبان کو بند فرما دیں یہ مسئلہ متفقہ ہی کہ تکفیر کو اگر کوئی محل
اور موقع نملے تو وہ قائل پر ہی عود کرتی ہی اعاذنا اللہ تعالیٰ و جمیع المسلمین عنہا کمال تعجب یہ ہی
کہ صدیق حسن قنوجی نے ایام نوابی بھوپال میں جو رسائل تالیف کرکے شایع کئے ہیں انمیں سے
رسالہ نفح الطیب میں اول اشعار زایریں کے جمع کرکے بعد ازاں اپنے اشعار درج کئے ہیں زایریں کے
اشعار سے صفحہ ۱۲ کے اخیر ہے ؎ یا رسول اللہ زائر را برائے کس چہ کار ✽ بر سر اغیار
از سنگ ترازوے شما ✽ اور خود نواب صاحب صفحہ ۵۷ کی غزل میں اہل قاضی شوکانی سے مقلدین
کے مقابلہ کے لئے استغاثہ و استمداد کرکے ؎ زمرۂ رای در افتاد با ارباب سنن ✽ شیخ سنت
مددی قاضی شوکان مددے ✽ پھر آخر میں لکھتے ہیں ؎ گفت نواب غزل در صفت سنت تو ✽ سرور دین مددے
قبلۂ پاکان مددے ✽ پس باوجود اس پکارنے اور استمداد کے نواب صاحب کو مفتی صاحب دہلوی اور انکے اتباع امیر المومنین
الصیس اور انکی تالیفات کو مستند مانیں بعدہ دوسرے اہل اسلام اگر درود سے یا رسول اللہ کہیں تو انکو کافر اور بدعتی گردانیں
سبحان اللہ فقاہت اور تقویٰ کا فتویٰ ایسکا نام ہی اور بسبب سخت زباندرازی قنوجی صاحب کے مقلدین
پر اخیر میں نواب بھی چھپنے گئے تھے اور عرصہ تک یہ حال اخبارات میں درج ہوتا رہا تھا یہ قاضی شوکانی
شیخ سنت کی امداد ہوئی تھی اور ایک ایسی بری مرض سے مبتلا ہو کر گذرے کہ ناگفتہ بہ الحق حق تعالیٰ کے
مقبولوں سے عداوت خدا تعالیٰ سے محاربہ ہی نعوذ باللہ منہ اسجگہ واضح رہے کہ فتویٰ منسوبہ مفتی نذیر حسین صاحب
دہلوی سے فراغت پاکر مناسب متصور ہوتا ہی کہ باقی دوسرے دلایل اس پرچہ مذکور کا جواب بھی قلمبند ہو -

حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کیطرف سے جو اس اشتہار میں درج ہے کہ انھوں نے السلام علیک ایہا النبي کی نسبت یہ جواب دیا کہ یہ خطاب حکایتی ہے خداتعالی نے شب معراج میں حضرت صلعم سے کہا تھا ایسی خطابات قرآن مجید میں بہت موجود ہیں وہ ندا اسی بات کی نہیں ہو سکتی کہ غایب کیواسطے بھی ندا جائز ہے اھ فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ نماز کے دونوں قعدوں میں بحکم احادیث صحیحہ پڑہنا التحیات کا واجب ولازم ہے اور تمام صیغ التحیات میں السلام علیک ایہا النبي موجود ہے اور تمام مبسوطات ومعتبرات فقہ میں درج ہے کہ نماز پڑھنے والا التحیات کے معانی کو اپنی طرف سے ادا کرے یعنی یہ سمجھے کہ میں کہتا ہوں کہ حق تعالی کے لئے ہر قسم کی عبادت مخصوص ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر میں سلام بھیجتا ہوں اور حقتعالی کے وحدانیت اور رسالت کی شہادت بھی دیتا ہوں اھ اگر یہ ہو نہ یہ کہ شب معراج کا یہ واقعہ ہے جیسا کہ تنویر الابصار اور درمختار اور رد المحتار میں ہے اگر حافظ صاحب بر خلاف دینی کتابوں کے اس خطاب کو حکایتی سمجھتے ہیں تو نماز میں الحمد شریف کے پڑھنے کو بھی ایسا ہی خیال کرتے ہونگے کہ حقتعالی کی حمد اور تمجید اور تخصیص عبادت واستعانت وطلب ہدایت ہم نہیں کرتے یہ صرف حکایت قرآن ہے حقتعالی سے ضدیت سے بچاوے اور حافظ صاحب کا یہ قول کہ بعد کو غیبوبت لازم نہیں ہے اھ جیسے کہ بعد کو غیبوبت لازم نہیں ویسے ہی بعد سے غیبوبت منافی بھی نہیں ہے ۔ رہا یہ جو اس اشتہار میں درج ہے کہ منا ہی ندا بغیر اللہ کیواسطے نص قرآن وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا سورۃ جن ترجمہ ہندی اشعار سب بیان خاص عبادت ربدی جہت بناؤ ۔ اللہ نال نہ کسے پکارو نا کچھ شرک ملاؤ ۔ جے نال اللہ دے غیر پکارے وچہ مسیتاں کوئی ۔ تا اللہ نال شراکت غیراں وچہ مسیتاں ہوئی قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا سورۃ جن توں سجا صاں تھیں خاص محمد اعلی رتبہ تیرا توں آکھ انہاں میں اک پکاراں جو رب مالک میرا میں نال اُس ناں شریک بناواں ہرگز ہور کسینوں روا نہ رکھاں جو کوئی مشرک کدی پکارے میں نوں ۔ فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ یہ معنی ان دو آیتوں کے جو پنجابی بیتوں میں نقل کئے ہیں غالب گمان ہے کہ تفسیر محمدی کے ہونگے جو حافظ محمد صاحب لکھوی کی تالیف ہے سو اسکا جواب بھی وہی ہے جو پہلی آیت کے جواب میں گذرا ہے کہ معنے فلا تدعوا اور ادعو کے عبادت کے ہیں پکار کے نہیں ہیں جیسا کہ اوپر قرآن مجید اور تفاسیر معتبرہ کی سند سے لکھا گیا ہے ۔ نہایت افسوس کا مقام ہے

حدیث صحیح سے ثابت ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نام نامی پکارنے کا امر فرما دیں اور یہ لوگ نئے مفسر ومحدث اپنی غلط فہمی سے فلا تدعوا کی دلیل سے اسکو شرک بتادیں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو شرک کے استیصال کیواسطے آئے تھے اور در اصل آپنے شرک کے بیخ کنی فرمائی وہ نعوذ باللہ ان لوگوں کے نزدیک شرک کا امر فرمانیوالے اور مسلمانوں کو مشرک بنانیوالے ہوئے العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ اور نیز مصرعہ ۔ تے روا نہ رکھاں جو کوئی مشرک کدی پکارے میں نوں ۔ جو ترجمہ ولا اشرک بہ احدا کے پیچھے لکھا ہے یہ مختصر اپنی طرف سے خداتعالی کی کلام میں ایزاد کردی ہے ساری قرآن مجید میں بسم اللہ سے والناس تک اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ہے جسکا یہ مصرعہ ترجمہ قرار دیا جائے ۔ اسجگہ یہ اسبات کا بھی ذکر کرنا ضروری اور مسلمانوں کی خیرخواہی ہے کہ ان حافظ صاحب نے اول الانواع مولوی عبد اللہ صاحب لاہوری کے حاشیہ کر کے چھپوا دیئے بعد ازاں اپنے والد کے نام الانواع مسائل فقہیہ کے چھپوائے ان دونوں کے چھپوانے میں بہت سا روپیہ کمایا بعد ازاں الانواع محمدی بنا کر اسکے ابتدا صفحہ ۳ میں انواع بارک اللہ کے مسائل کو قیاسی جانکر گویا اسکے رد کیواسطے یہ انواع محمدی چھپوائے اور اسمیں دعوی کیا ہے کہ اسکے جمیع مسائل قرآن وحدیث سے ثابت ہیں پھر اسکے صفحہ ۱۲ میں درج ہے کہ کتے کے لعاب اور انسان کے بول براز اور خنزیر کے گوشت اور حیض کے لہو کے بغیر باقی انکے اجزا قرآن وحدیث سے نجس نہیں قیاسی نجس ہیں پھر اسی صفحہ کے بیت ۱۴ سے بول غائط انسان سو اہو لہو بول تے گوبر سارے ۔ انہاں پلیتی نص نہیں کجھ لدن باجھ پیارے ۔ اور صفحہ ۱۳ کے دوسرے بیت میں حرام حیواناں گوبر بول قیاسوں نجس نصی ۔ جویں کتا خوک بگھیاڑ بلی خر ہاتھی نر مادینی ۔ صریح لکھا ہے کہ کتے خوک بگھیاڑ بلی وغیرہ کا گوبر بول قیاسی پلیدی نص سے پلید نہیں پھر اسی صفحہ کی سطر ۹ میں ہے ۔ سب چیزاں اصل طہارت مگر جو ثابت نجس دلیلوں ۔ باجھ دلیل نہ حکم کیجے خود اندر شرع جلیلوں اھ جس سے صاف ثابت ہوا کہ انکے نزدیک کتے خنزیر وغیرہ کا بول براز نجس نصی نہیں ہے تو پاک ہے کیونکہ اصل ہر چیز میں طہارت ہے قیاسی مسئلہ تو انکے نزدیک غیر مسلم ہے صفحہ ۱۴ کا تیسرا شعر ہے ۔ جے اصحاباں اجماع نہ ثابت کہن امام قیاسوں ۔ ہے ایہ دلیل ضعیف تے ظنی نہیں یقینی خاصوں ۔ اور اس صفحہ کا اخیری شعر ہے ۔ فر انہاں بہت

قیاسی مسئلے لوکاں وچہ ہولائی۔ آپ ہوئی گمراہ ہواؤں نالے لوگ بھلائی۔ پھر صفحہ ۵ کا پہلا شعر
سے ابن سیرین کہیا جو سب تھیں قیاس اول جس کیتا۔ سو ابلیس آہا جو پہلا اسدہا راہ لیتا۔ اب
اس مسئلہ میں غور کرو کہ کتی اور سور وغیرہ کا بول براز پاک ہے اور حیض کے سوا سارے خون پاک ہیں قرآن
وحدیث میں انکی نجاست مذکور نہیں ہے کسقدر اسلام کی توہین ہے اور پھر خاکروب بھی کیوں بنسیں گے انسان کا
بول براز یقینی نجس ٹھہرا اور کتی خنزیر بندر کا بول براز پاک ہو نعوذ باللہ من ہذا الفقہ قرآن مجید سورۃ
اعراف نویں پارہ کے دوسرے پاؤ کے اخیر ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی امی جسکا ذکر خیر توریت وانجیل میں ہے اُنکو نیک کاموں کا حکم کرتا ہے اور
بُری کاموں سے منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور پلید چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ دیکھو کیسا
قرآن سے صاف عیاں ہے کہ جسقدر کھانیکی حرام اشیا ہیں وہ سب پلید ہیں۔ اور ایک اور مسئلہ بھی
انواع محمدی کا سُن لیجیئے۔ سے چم مردار باغت کیتیاں پاک نبی فرمایا۔ اوا دبغ الاہاب فقد
طہر جو مسلم لیایا۔ صفحہ ۱۴ سطر ۱۵ جس سے ثابت ہے کہ خنزیر کا چمڑہ بھی دباغت سے پاک ہے اور یہ مسئلہ
بھی انواع محمدی کا ہے سے ہے پانی پاک تے پاک کنند آپ نبی فرمایا۔ ایہ دو وصف
جانچاں نہیں تغیر پایا۔ جاں رنگ یا بو یا مزہ پانی وا چیز پلید ونجاوے۔ نہ فرپاک نہ پاک
اوہ پانی رہجاوے۔ فرق نہیں وچہ تھوڑی بہت وقلے یا گھٹ پانی۔ نہ جاری کھڑے مستعمل
فرق حدیثوں جانی۔ اب ان مسایل سے ثابت ہے کہ تھوڑے سے مستعمل پانی میں جب اسقدر پلید یا براز
آدمی کا پڑ جاوے جس سے اُسکا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے تو اُس سے یہ لوگ وضو کرلینگے کہ اُنکے نزدیک وہ
پانی پاک ہے اور انکے کپڑوں کو جب بول براز کتے خنزیر کا خواہ کتنا ہی لگ جاوے انہیں کپڑوں سے
یہ لوگ نماز پڑھ لینگے کیونکہ یہ پلید نصی نہیں ہیں بلکہ بموجب اصل کے پاک ہیں اور خنزیر کے چمڑے
بدلوع پر اُنکی نماز روا ہے۔ یہ انکا بتقلید قاضی شوکانی کے عمل بحدیث ہے اور چاروں مذہبوں میں
یہ نماز ناروا ہے اب انکی کتابوں سے سندیں لیکر فتوے جاری ہوتے ہیں اور اشتہار چھپتے ہیں اور
دیہاتی مسجد ونکے امام ان کتابوں کو خرید کر خود بھی پڑھتے اور عمل کرتے اور دوسرے لوگوں کو

بھی سُنا کر خراب کر رہے ہیں اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ جن کتابوں کی بنیاد دنیوی مفاد
پر ہو جیسا کہ حق التصنیف کے صدہا روپیہ جو چاروں مذہب میں حرام ہے کمایا ہو اور مسائل بھی
اُنکے غلط ہوں تو اُنکو مستند بنانا سواء ضلوا فاضلوا کے کیا متصور ہو۔ رہا یہ جو اس اشتہار میں
بدعت کی قباحت میں کچھ حدیثیں لکھی ہیں۔ سو یہ بھی مشتہرونکی نفسانیت اور ضدیت ہے کیونکہ
درود شریف مبحوث عنہ ہرگز ہرگز بدعت نہیں ہے جیسا کہ اوپر مرقوم ہو چکا ہے اب یہ قول مشتہرونکا
کہ اس درود کے جواز میں اگر کسی کے پاس دلیل کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجماع اُمّت
کی ہو تو پیش کرے قبول کیا جاویگا اھ سو بعد ذکر اس اوپر کی تحریر کے اللہ تعالیٰ سے فقیر
کی دُعا یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان صاحبوں کو قبول کی توفیق دے اور فیما بین کی ضدیت اور
نفسانیت کو دفع کرے آمین یارب العلمین اور کتاب اللہ تو ضرور قرآن مجید ہے مگر کتاب الرسول
لینا ان مشتہرونکی ہی بدعت ہے افسوس اتنا بھی معلوم نہیں کہ کتاب وسنت یا قرآن وحدیث
ہی بولا جاتا ہے نہ کتاب الرسول اور یہ جو اخیر میں لکھا ہے کہ بجاء اس درود الصلوۃ الخ
کے وہ درود پڑھنا چاہیئے جس کا ذکر بار بار حدیثوں میں آیا ہے جس سے دس نیکیاں
زیادہ ہوتی اور دس درجے بڑھتی اور دس بُرائیاں دور ہوتی اور دس دفعہ رحمت
اُترتی ہے وہ درود یہ ہے اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علیٰ ابرھیم وعلی آل ابراھیم الخ
المشتہران فقیر احمد علی برادرزادہ مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ومغفور وحقیر عبد العزیز
خلف جناب مولینا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکنان کوٹ وقلعہ میہاں سنگھ اھ اسکا
جواب یہہ ہے کہ بیشک یہ صیغہ درود جو نماز میں پڑھا جاتا اور نیز اور صیغے بھی حدیثوں
میں وارد ہوئے ہیں جو کتاب حصن حصین اور حزب الاعظم وغیرہا میں جمع ہیں بیشک
انکا پڑھنا افضل ہے نہ یہ کہ اُنکے سوا اور کوئی درود نہ پڑہیں سب صیغے درود شریف
بہ ادب اور ارادت کے ساتھ پڑھے جاویں تو بیشک موجب اجر موعود ہیں رہا یہ
کہ اس درود نماز والے میں اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد

یعنی بانیزاو لفظ سید نا کے پڑھنا افضل ہے جیسا کہ در مختار ورد المحتار وغیرہ میں تحقیق ہے و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین اللھم ارحمنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین امر برقمہ محمد ابو عبد الرحمن الفقیر غلام دستگیر الہاشمی القصوری کان اللہ لہ فی ایام التشریق من شہر جمادی آخری سنہ ۱۳۰ فی بلدۃ گوجرانوالہ

نظم پنجابی مصنفہ حافظ عبد العلی صاحب نقشبندی عفی عنہ

حمد الہی دلوں زبانوں آکھاں سو سو واراں
لکھ صلوٰۃ سلام نبی تے جو سید ابراراں

آل اتے اصحاباں اوپر راضی ہووے سائیں
تے ولیاں اتے رحمت ربدی ہووے سنج صباحیں

اس تھیں بعد ہن عرض کراں میں اونہاں مومناں اگے
یا رسول اللہ دے آکھیاں وعدہ دکھ جنہاں نوں لگے

یا رسول اللہ دے آکھیاں جیکر مشرک ہووے
تد ہووے مشرک ٹلے نہ ہرگز پکا ہو کھلووے

جے مکے جاندیاں کنڈی چھین چھین وی نہ سنگے
ربدے راہوں پرتے ناہیں فضل الہی منگے

یا رسول اللہ دے آکھیاں دسو کی برائی
ایسپر اک نکما جھگڑا کردے نے سودائی

سال بسالی دین اندر اک نوا فتور مچاون
مسلماناں لغن کافر مشرک بیوقوف بناون

غوثاں قطباں ولیاں تائیں وچے شامل کردے
اہل اللہ دی کرن بے ادبی غذلوں نہیں جے ڈردے

تے ہے حدیث رسول اللہ تھیں جو کوئی وچ تباہیں
کافر آکھے کافر ہووے جے اوہ کافر ناہیں

تے کویں روا نکاح جنازہ کٹھی اسدی ہووے
تے کویں نماز ہووے اس پچھے جے اوہ پیش کھلووے

تے مسلماناں دیاں قبراں اندر کیونکر دفن کچھیوے
تے کیونکر ورتیئے نال اسدے اوہ تائب جچر دسیوے

تے مشرک جیسا برا نہ کوئی ہر اک نالوں مندہ
مشرک نال جو کرے محبت اوہ بھی نہیں جے بندہ

صلوٰۃ سلام مخاطب کرکے کہنا حضرت تائیں
کجھ گناہ نہیں اس اندر آکھو سنج صباحیں

بلکہ ہر اک مسجد اندر پنجے وقت پڑھیوے
بعد نماز پڑھو سب مومن رحمت نازل تھیوے

(باقی نظم دیکھو صفحہ ۲۸ پر)

میں اس کارن بحث کراں کچھ ہٹ لوڑ نہیں ہن میری
مولانا جو ہین قصوری خاص خدا دے پیارے
لکھیا خوب جواب اونہاں نے اندر ایس رسالے
ایسے لوکاں کولوں بچنا چاہیئے مومن تائیں
اوہ دشمن اصحاباں دے ایہہ دشمن ہین فقیراں
سنکے نام امام اعظم دا سٹر بل ہووے کولہ
ایس عقیدہ والا ہرگز ولی نہ ہووے کوئی
حنفی شافعی مالکی حنبلی گذرے ولی ہزاراں
جاکے ویکھو حضرت صاحب حیدر شاہ پیارے
کامل اکمل عابد زاہد چشمہ فیض الہی
اجکل چشتیاں وچوں ہین اوہ پورے مرد حقانی
فضل کمال اس شاہ صاحب تے اندر ایس زمانے
آؤ ہن بھی سمجھ کھلو ضد تعصب چھڈو
وچ اسلام نہ پاؤ فتنہ بنجاؤ مومن بھائی
ولی اللہ دے درود مستغاث جو پڑہن پڑھاؤ
ایہہ خشک ملاں بے سمجھ تے انہی سوچن دیکھن ناہیں
اوہ کافر مشرک مسلماناں نوں کہندے سن علماواں
بس کر حافظ تازی تائیں کافی ہے اشارہ
سمجھانوالے سمجھ گئے بے سمجھاں سمجھ نہ آوے

اگے وچ کتاب اپنے وے کیتی بحث بتھیری
عابد زاہد عارف کامل عامل فاضل بھارے
آپے پڑھکے سمجھ لینگے جیہڑے اکھیاں والے
ایہہ رافضیاں دے چھوٹے بھائی صاحب سنت نا ہیو
تقلید اماموں بلکل منکر وگی مار شریراں
دل تھیں دشمن اوس ولی دا بدعتیاں دا ٹولہ
وچ درگاہ الہی ملے نہ بدعتیاں نوں ڈھوئی
تے کئی موجود اجے بھی ظاہر باطن باجھ شماراں
جلالپور کیکناں والے اندر جانن لوگ جو سارے
فیض اونہاں تھیں دور دوروں پاوے آن لوکائی
ہور نہ آوے نظر اساں نوں کوئی اونہاں دا ثانی
ہر ہر پاسے ہے مشہوری چنگا مندہ جانے
سینہ صاف بناؤ دل تھیں گل کدورت کڈہو
یارسول اللہ دے آکھیاں ہرگز نہیں برائی
یارسول اللہ ہے او سوچہ کیوں نہ منع کراون
تے وچ قرآن نہ کرن تدبر بھلے پھرن گواہیں
نیم ملاں ایمان دا خطرہ سچ کہیا دانا واں
تے کھوتہ باز نہ آوے بھاویں ماریا جاے لکھاراں
الو باٹے سمجھن ناہیں لکھ کوئی سمجھاوے

علاوہ علمائے اکرام اہل سنت و جماعت نے ایسے اعتقاد والوں کو رافضیوں کے چھوٹے بھائی قرار دیا ہے جیسا کہ رسالہ تحفۃ الاثنا عشریہ مصنفہ [illegible] صاحب مرحوم دہلوی میں بہت سے مواقع پر علمائے اکرام [illegible]

اعلان۔ جو صاحب سیر و نجات کے منگانا چاہیں صرف اپنا پتہ اور دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک راقم کے پاس بھیجکر منگا سکتے ہیں۔ راقم شیخ رحیم بخش گوڑ دروازہ دوکاندار حقیقت فروش بازار سید نگری گوجرانوالہ